بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

خطبہ نمبر ۱۱

یوم ۔ جمعرات

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

نمبر ۸۱	۲۲ محرم ۱۳۸۹ھ ۔ ۱۰ شہادت ۱۳۴۸ ہش ۔ ۱۰ اپریل ۱۹۶۹ء	جلد ۵۸/۲۳

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کی محبت اس قدر استیلاء کرے کہ ماسوی اللہ جل جاوے

یہی وہ عمل ہے جس سے گناہ جل جاتے ہیں اور معرفت اور بصیرت عطا ہوتی ہے

"قرآن شریف کی تعلیم کا خلاصہ مغز کے طور پر یہی بتایا ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت اس قدر استیلا کرے کہ ماسوی اللہ جل جاوے ۔ یہی وہ عمل ہے جس سے گناہ جلتے ہیں اور یہی وہ نسخہ ہے جو اسی عالم میں انسان کو وہ حواس اور بصیرت عطا کرتا ہے جس سے وہ اس عالم کی برکات اور فیوض کو اس عالم میں پاتا ہے اور معرفت اور بصیرت کے ساتھ یہاں سے رخصت ہوتا ہے ۔ ایسے ہی لوگ ہیں جو اس زمرہ سے الگ ہیں ۔ مَنْ کَانَ فِیْ ھٰذِہٖۤ اَعْمٰی فَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ اَعْمٰی اور ایسے ہی لوگوں کے لئے فرمایا ہے وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتٰنِ ۔ یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرتے ہیں ان کو دو جنت ملتے ہیں ۔ ہمارے نزدیک اس کی حقیقت یہ ہے کہ ایک جنت تو وہ ہے جو مرنے کے بعد ملتی ہے ۔ دوسری جنت اسی دنیا میں عطا ہوتی ہے اور یہی جنت اس دوسری جنت کے ملنے اور عطا ہونے پر بطور گواہ واقعہ ٹھہر جاتی ہے ۔ ایسا مومن دنیا میں بہت سے دوزخوں سے رہائی پاتا ہے ۔ مختلف قسم کی بداخلاقیاں یہ بھی دوزخ ہی ہیں ۔ جن چیزوں سے شدید تعلق ہو جاتا ہے وہ بھی ایک قسم کا دوزخ ہی ہے ۔ کیونکہ پھر ان کو چھوڑنے سے تکلیف ہوتی ہے ۔ مثلاً مال سے محبت ہو اور اسے چور لے جائیں تو اسے سخت تکلیف ہوتی ہے ۔ یہاں تک کہ بعض اوقات ایسے لوگ مر ہی جاتے ہیں یا ان کی زبان بند ہو جاتی ہے ۔ اسی طرح پر اور جن فانی اشیاء سے محبت ہے وہ اگر تلف ہو جائیں یا مر جائیں تو اس کو سخت رنج اور صدمہ ہوتا ہے ۔

مثنوی میں ایک حکایت لکھی ہے کہ ایک شخص کا ایک دوست مر گیا جس کے غم میں وہ رو رہا تھا اس سے پوچھا گیا تو کیوں روتا ہے تو اس نے کہا کہ میرا ایک نہایت ہی عزیز مر گیا ۔ اس نے کہا کہ تو نے مرنے والے سے دوستی ہی کیوں کی ؟

اصل بات یہ ہے کہ مفارقت تو ضروری ہے اور جدائی ضروری ہوگی ۔ یا یہ خود جائے گا یا وہ جس سے دوستی اور محبت کی ہے ۔ پس وہ مفارقت عذاب کا موجب ہو جائیگی ۔ لیکن جو لوگ اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرتے ہیں اور ان فانی اشیاء کے دلدادہ اور گرویدہ نہیں ہوتے وہ اس عذاب سے بچا لئے جاتے ہیں ۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۵۴ و صفحہ ۵۵)

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۹ شہادت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں ۔

○ ربوہ ۹ شہادت ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت سردرد کی وجہ سے ناساز ہے ۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحت کاملہ دعاجلہ عطا فرمائے ۔ اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے آمین ۔

○ ربوہ ۹ شہادت ۔ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کی طبیعت کل جیسی ہی ہے ۔ پہلے کی نسبت گو افاقہ ہے ۔ لیکن بے چینی اور گھبراہٹ کی تکلیف اب بھی ہو جاتی ہے ۔ احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت کاملہ دعاجلہ اور درازی عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے ہیں ۔

○ مکرم ناصر احمد صاحب ظفر صدر جماعت احمدیہ احمد نگر کا اینڈے سائٹس کا اپریشن سرگودہا سول ہسپتال میں ہوا ہے ۔ اپریشن خدا کے فضل سے کامیاب رہا ہے ۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے ۔

محمد افضل بٹ کارکن دفتر صدر صدر انجمن احمدیہ

تعلیم القرآن اور خدام الاحمدیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ۴ شہادت ۱۳۴۸ ہش میں ارشاد فرمایا ہے کہ ہر خادم قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرے ۔

قائدین نگرانی کریں کہ خدام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق متعلقہ نظام سے فائدہ اٹھا رہے ہیں ۔ اس سلسلہ میں قائدین جلد از جلد اپنی اپنی مجلس کا مرکز میں جائزہ بھجوائیں اسی طرح قائدین اضلاع اپنے اپنے ضلع میں خاص طور پر تعلیم القرآن کے لئے ایک ناظم تعلیم مقرر کریں ۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مسعود احمد جہلمی پرنٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا ۔

خطبہ جمعہ

قرآن کریم کی تعلیم کا مسئلہ ہماری جماعت کے لئے بڑی ہی اہمیت رکھتا ہے

مجالس موصیان انصار اللہ خدام الاحمدیہ اور لجنات اماء اللہ کو چاہیئے کہ وہ اس سلسلے میں پورے اخلاص جوش

اور

ہمت سے اپنی ذمہ داریوں کو ادا کریں

ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ وہ ہمہ تن اور ہر آن علوم قرآنی کے حصول کے لئے کوشش میں مصروف رہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۴ ماہ شہادت ۱۳۴۸ ہش بمقام مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ: مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

شاورت کے ایام میں شدید کھانسی کے دوران بھی مجھے کام کرنا پڑا جس سے جسم بہرحال کوفت اور ضعف محسوس کرتا ہے۔ بہرحال وہ فریضہ بھی اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ادا ہوگیا۔ ویسے تو اللہ تعالیٰ ہی حافظ ہے لیکن آج کل ٹائیفائڈ سے بچنے کے لئے ٹیکہ لگوانے کا موسم ہے۔ میں نے وہ ٹیکہ لگوایا جس کے نتیجہ میں دو تین دن سارے جسم میں شدید درد رہے۔ سر جکڑا ہوا ہے اور حرارت اور بے چینی کی تکلیف رہی ہے۔ اور اب تک یہ تکلیف چلی آرہی ہے۔ گو آج نسبتاً افاقہ ہے۔ کھانسی میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے فرق ہے مگر نقاہت بہت ہے لیکن چونکہ

قرآن کریم کی تعلیم کا مسئلہ

بڑی ہی اہمیت رکھتا ہے اور اس مسئلہ میں میں بعض باتیں کہنا چاہتا تھا اس لئے میں نے اس بات کی ضرورت محسوس کی کہ اپنی بیماری کے باوجود اس خطبہ کے ذریعہ جماعت کے سامنے مختصراً وہ باتیں رکھوں اور ہدایات دوں۔

سب سے پہلے میں

موصی صاحبان کو مخاطب کرنا چاہتا ہوں

کچھ عرصہ ہوا موصیوں اور موصیات کی تنظیم قائم کی گئی تھی اور میرا ارادہ تھا کہ بعض کام اس تنظیم کے سپرد کردوں لیکن کچھ روکیں بیچ میں پیدا ہوتی رہیں اور صرف تنظیم ہی قائم ہوئی اور شاید اس میں بھی کچھ سستی پیدا ہوگئی ہو۔ کیونکہ ابھی تک ان سے کوئی خاص کام نہیں لیا گیا۔ خدا چاہتا تھا کہ یہ تنظیم

قرآن کریم کے پڑھنے

اور پڑھانے سے اپنا کام شروع کرے۔ اس لئے جہاں جہاں بھی یہ تنظیم قائم ہوئی ہو اس کے صدر صاحبان اور موصیات میں سے جو نائب صدر ہیں وہ

۱۔ ایک ماہ کے اندر اندر جائزہ لے کر رپورٹ کریں کہ ان کے حلقہ میں کس قدر موصی ہیں۔

۲۔ ان میں سے کس قدر قرآن کریم ناظرہ جانتے ہیں۔ جو قرآن کریم ناظرہ جانتے ہیں ان میں سے کتنے قرآن کریم کا ترجمہ جانتے ہیں اور جو موصی اور موصیات قرآن کریم کا ترجمہ جانتے ہیں یا جانتی ہیں ان میں سے کتنے قرآن کریم کی تفسیر سیکھنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

نظام وصیت کی بنیاد

اپنے اموال کے دسویں حصہ کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے پر نہیں رکھی تھی بلکہ یہ تو ایک نچلا درجہ تھا جو موصیوں کے سامنے رکھا گیا تھا۔ اصل غرض جس کے لئے نظام وصیت کو قائم کیا گیا تھا وہ کامل تقویٰ کا حصول اور انسان کو ان روحانی رفعتوں کے حصول کے مواقع حسب استعداد بہم پہنچانا تھا۔ جو انسان اپنے رب سے نئی زندگی حاصل کرنے کے بعد حاصل کرسکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک ہی فقرہ میں جو بڑا جامع ہے ہر موصی پر اس فریضہ کو قائم کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

"تیسری شرط یہ ہے کہ اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو سچا اور صاف مسلمان ہو۔"

(الوصیت)

دراصل ایسے گروہ کے قیام کے لئے ہی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بنا پڑی کہ ایک ایسی جماعت بھی قائم ہو جو ہر قسم کی قربانی دے کر اپنے نفسوں میں دینِ اسلام کو قائم کرتی اور دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر کوئی موصی قرآنِ کریم کا علم ہی نہ رکھتا ہو تو پھر وہ اس تیسری شرط کو کیسے پُورا کر سکتا ہے۔ وہ اسے ہرگز پُورا نہیں کر سکتا اِس لئے نظامِ وصیّت کی جو بنیادی غرض ہے اس کے حصول کے لئے

یہ ضروری ہے کہ ہر موصی قرآنِ کریم پڑھنا جانتا ہو

اس کا ترجمہ جانتا ہو اور اس کی تفسیر کے حصول میں ہمہ تن اور ہر وقت کوشاں رہے۔

قرآن کریم کی تفسیر قرآن کریم کے ترجمہ کی طرح ایسی نہیں کہ پڑھ لیا اور آ گیا اور کام ختم ہو گیا کیونکہ قرآن کریم میں تو علوم کے غیر محدود خزانے ہیں۔ اسی لئے مَیں یہ نہیں کہہ رہا کہ ہر موصی کو قرآن کریم کی تفسیر آتی ہو۔ دنیا میں، ہمیں ایسا کوئی شخص نظر نہیں آئے گا جو قرآن کریم کی پوری تفسیر جانتا ہو۔ کیونکہ اس کتاب مکنون سے نئے سے نئے علوم ظاہر ہوتے رہتے ہیں اور وہ انسان کے عِلم میں زیادتی کرتے رہتے ہیں۔ قرآن کریم مختلف علوم کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔ بہرحال قرآن کریم کی تفسیر کو پورے طور پر حاصل کر لینا تو ممکن نہیں۔ ہاں یہ ممکن ہے اور یہ فرض ہے ہر مسلمان کا (خصوصاً نظامِ وصیّت میں منسلک ہونے والوں کا) کہ وہ ہمہ تن اور ہر آن علومِ قرآنی کے حصول کی کوشش میں مصروف رہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی کوششوں میں برکت ڈالتا رہے۔ اگر موصی قرآنِ کریم سے غافل ہوں اور جاہل ہوں تو وہ

موصی ہونے کی بنیادی شرط

کو پُورا نہیں کر سکتے۔ اس لئے ہر وہ شخص جو موصی ہے اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو۔ قرآن کریم کا ترجمہ جانتا ہو۔ قرآن کریم کی تفسیر پڑھنے کی کوشش کرتا رہتا ہو۔ اور اگر پہلے غفلت ہو چکی ہو تو اس غفلت کو دُور کیا جائے۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ چھ مہینے کا عرصہ کافی ہے۔ چھ مہینے کے اندر اندر ہر موصی کو اس کی استعداد کے مطابق قرآن کریم آ جانا چاہیئے جو بڑی عمر کے دیہات میں رہنے والے موصی ہیں انہوں نے بیشک ایک حد تک قرآنِ کریم کو بزرگوں کی زبان سے سُن کر سیکھا ہے۔ اور ان میں سے بعض قرآن کریم کے احکام کو ان افراد سے بھی شاید زیادہ جانتے ہیں جنہوں نے باقاعدہ طور پر جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کی۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ ایسے لوگ بھی اس طرف متوجہ ہونے چاہئیں کہ وہ قرآن کریم کو پڑھنا سیکھیں قرآنِ کریم کا ترجمہ سیکھیں اور پھر تفسیر پڑھ پڑھ کر اپنے علم کو بڑھانے کی کوشش کریں۔ کوشش خود اگر نیک نیّتی کے ساتھ ہو تو کامیاب کوشش کا نتیجہ پیدا کر دیتی ہے یعنی اگر ایسی کوشش ہو جو حالاتِ زمانہ کی وجہ سے یا اللہ تعالیٰ کی بعض دیگر مصلحتوں کی وجہ سے اپنے کامیاب اختتام تک نہ پہنچ سکے تو وہ بھی خلوص نیّت کی وجہ سے وہی پھل پاتی ہے جو ایسی کوشش پا رہی ہے جو اللہ تعالےٰ کی توفیق سے اپنے نیک انجام کو پہنچ گئی مثلاً جو لوگ جنگِ بدر (جو اسلام کی پہلی جنگ تھی) میں شریک ہوئے ان کی دو طرح کی کوششیں ہمیں نظر آتی ہیں۔ ان میں سے ایک تو وہ تھے جن کی کوشش اسی میدان میں ختم ہو گئی۔ انہوں نے جامِ شہادت پی لیا اور وہاں خدا کی راہ میں اور اس کی رضا کے حصول کے لئے ایک قربانی دیدی۔ لیکن کچھ اَور لوگ تھے جو

بدر کے میدان میں

بھی اللہ کی رضا کے حصول کے لئے موت سے کھیلتے رہے اور اس کے بعد ہر جنگ کے میدان میں اور ہر مجاہدہ کے میدان میں انہوں نے خلوص، نیک نیّتی اور اللہ تعالیٰ سے ذاتی محبّت کے تعلقات، کا مظاہرہ کیا۔ دیکھنے میں ان لوگوں کی قربانیوں کا مجموعہ ظاہری طور پر اس قربانی سے مختلف اور بڑا ہے جو شروع میں ہی پیش کی گئی اور پھر قربانی کا زمانہ ختم ہو گیا اور جزاء کا زمانہ شروع ہو گیا۔ لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ جن لوگوں کی قربانیوں کا زمانہ ابتدائے اسلام ہی میں ختم ہو گیا ان کی جزاء ان لوگوں کی جزاء سے کم ہو گی جن کی قربانیوں کا زمانہ لمبا ہو گیا۔ کیونکہ جن کی قربانیوں کا زمانہ ابتدائے اسلام ہی میں ختم ہوا ان کی نیّت اور ان کا اخلاص اس بات کا تقاضا نہیں کرتا تھا کہ وہ محدود عرصہ تک قربانی دیں اور پھر خدا تعالےٰ سے غفلت برتنے لگ جائیں اور

محمّد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

سے دُوری کی راہ کو اختیار کریں۔ ان کے دل میں یہی تڑپ تھی کہ وہ اپنی زندگی کے آخری سانس تک اللہ کے لئے سانس لینے والے ہوں اور جب تک ان کے سانس میں سانس رہا وہ اپنی نیّت کے مطابق قربانیاں دیتے چلے گئے۔ اور جب اللہ تعالیٰ نے اپنی کامل مصلحت سے ان کی قربانی اور ان کے عمل کے زمانہ کو ختم کر کے ان کی جزاء اور ثواب اور اجر کا زمانہ شروع کر دیا تو وہ یہی تڑپ لے کر اِس دنیا سے اُس دنیا میں داخل ہوئے کہ اگر اللہ انہیں پھر زندگی دے تو وہ اسی طرح موت سے لپٹیں گے۔ اور اگر پھر اللہ تعالیٰ انہیں زندگی دے تو پھر بھی وہ ایسا ہی کریں گے۔ اسی تڑپ کے ساتھ انہوں نے اس دنیا کو چھوڑا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے اس جذبہ کی جزاء دوسروں کی جزاء کے برابر ہی ان کو بھی دی۔

اگر کوئی موصی یہ سمجھتا ہو

کہ اس وقت میری عمر ۷۵ سال ہے اور آج تک مَیں نے کبھی پڑھنے کی کوشش نہیں کی اگر مَیں اب قرآنِ کریم پڑھنا اور سیکھنا شروع کروں تو مَیں اسے ختم نہیں کر سکتا۔ تو مَیں اس کو کہوں گا کہ جو مثال مَیں نے ابھی دی ہے اس پر غور کرو۔ اگر تم قرآنِ کریم پڑھنا یا اس کا ترجمہ سیکھنا یا اس کی تفسیر سیکھنا شروع کر دو گے تو اگر ایک آیت پڑھنے کے بعد تم اِس دنیا سے رخصت ہو گے تو اللہ تعالےٰ تمہیں وہی جزاء دے گا جو اس نے ان لوگوں کے لئے مقدّر کی ہے جن کو اس کی طرف سے سارا قرآن کریم ناظرہ پڑھنے اس کا ترجمہ سیکھنے اور اس کی تفسیر جاننے کی توفیق ملی۔ کیونکہ جو کوشش بدنیّتی کی وجہ سے نہیں بلکہ آسمانی فیصلہ کے نتیجہ میں بظاہر بند ہوتی نظر آتی ہے وہ بند نہیں ہوا کرتی اپنی جزاء کے لحاظ سے۔ وہ کوشش اور وہ عمل اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اور اس کی قدرتِ کاملہ میں جاری ہی رکھا جاتا ہے اور اسی کے مطابق ہمارا رب اپنے حقیر اور نااہل بندوں کو جزاء دیا کرتا ہے۔ ورنہ کون انسان ابدی جزاء کا مستحق ہو سکتا ہے یہ تو انعام

رحمت کا سلوک ہی ہے کہ اس کے ایک عاجز بندے کو اس کے محدود اعمال کا غیر محدود بدلہ مل جاتا ہے۔ پس اس خیال سے مت ڈرو کہ شاید ہم قرآن کریم ناظرہ ختم کرنے سے قبل اس دنیا کو چھوڑ جائیں یا قرآنِ کریم کا ترجمہ ختم کرنے سے قبل اس دنیا کو چھوڑ جائیں۔ اگر آپ نے پہلے غفلت کی ہے تو اس غفلت کے بد نتائج سے بچنے کا یہی ایک ذریعہ ہے کہ اب آپ جس عمر میں بھی ہوں پوری محنت اور جانفشانی کے ساتھ قرآن کریم کو پڑھنے اور سیکھنے کی کوشش کریں۔

پس ایک تو

موصیوں کے صدر اور نائب صدر کی ذمہ داری یہ ہے

کہ وہ اپنے حلقہ کے موصیوں کا جائزہ لے کر ایک ماہ کے اندر اندر ہمیں اِس بات کی اطلاع دیں کہ کس قدر موصی قرآن کریم ناظرہ جانتے ہیں۔ اور جو موصی قرآن کریم ناظرہ جانتے ہیں ان میں سے کس قدر موصی قرآنِ کریم کا ترجمہ جانتے ہیں۔ اور جو موصی قرآن کریم کا ترجمہ جانتے ہیں ان میں سے کس قدر قرآن کریم کی تفسیر سیکھنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ دوسری ذمہ داری یہ ہے کہ ہر موصی کو (تینوں معنی میں جن کی تشریح مَیں پہلے کر چکا ہوں اب دُہرانے کی ضرورت نہیں) قرآن کریم آتا ہو۔ اور تیسری ذمہ داری آج مَیں ہر اس موصی پر جو قرآنِ کریم جانتا ہے یہ ڈالنا چاہتا ہوں کہ وہ دو ایسے دوستوں کو قرآنِ کریم پڑھائے جو قرآنِ کریم پڑھے ہوئے نہیں۔ اور یہ کام باقاعدہ ایک نظام کے ماتحت ہو اور اسکی اطلاع نظارت متعلقہ کو دی جائے۔

انصار اللہ کو آج مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں

کہ آپ اپنے طوعی اور رضاکارانہ چندوں کی ادائیگی میں سُست ہو چکے ہیں (اللہ تعالےٰ آپ کو چُست ہو جانے کی توفیق عطا کرے) لیکن مجھے اس کی اتنی فکر نہیں جتنی اس بات کی فکر ہے کہ آپ ان ذمہ داریوں کو ادا کریں جو تعلیم القرآن کے سلسلہ میں آپ پر عائد ہوتی ہیں۔ قرآن کریم کی تعلیم کے سلسلہ میں آپ پر دو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ایک ذمہ داری تو خود قرآن کریم سیکھنے کی ہے اور ایک ذمہ داری ان لوگوں (مردوں اور عورتوں) کو قرآنِ کریم سکھانے کی آپ پر عائد ہوتی ہے کہ جن کے آپ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق راعی بنائے گئے ہیں۔ آپ ان دونوں ذمہ داریوں کو سمجھیں اور جلد تر ان کی طرف متوجہ ہوں۔ ہر رُکن انصار اللہ کا یہ فرض ہے کہ وہ اس بات کی ذمہ داری اُٹھائے کہ اس کے گھر میں اس کی بیوی اور بچے یا اور ایسے احمدی کہ جن کا خدا کی نگاہ میں وہ راعی ہے قرآن کریم پڑھتے ہیں اور قرآنِ کریم کے سیکھنے کا وہ حق ادا کرتے ہیں جو حق ادا ہونا چاہیئے اور انصار اللہ کی تنظیم کا یہ فرض ہے کہ وہ انصار اللہ مرکزیہ کو اس بات کی اطلاع دے اور ہر مہینہ اطلاع دیتی رہے کہ انصار اللہ نے اپنی ذمہ داری کو کس حد تک نبھایا ہے اور اس کے کیا نتائج نکلے ہیں۔

خدام الاحمدیہ کو مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں

کہ آئندہ اشاعتِ اسلام کا بڑا بوجھ آپ کے کندھوں پر پڑنے والا ہے کوئی ایک طفل یا کوئی ایک نوجوان بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو احمدیت کے مقصد سے غافل رہے اور اس ذمہ داری کی ادائیگی سے غافل رہے جو ہمارے رب نے ہمارے کمزور کندھوں پر ڈالا ہے۔ گو ہر عمر میں انسان کے ساتھ موت لگی ہوئی ہے لیکن عام حالات میں ایک ساٹھ سالہ ادھیڑ عمر کے انسان کی طبعی عمر اس نوجوان کی عمر سے کم ہوتی ہے جو ابھی سولہ یا سترہ سال کا ہے۔ آپ اپنے روحانی بنک یا خزانہ (اگر یہ لفظ اس جگہ کے لئے استعمال ہو جہاں خزانہ رکھا جاتا ہے) کو اگر آپ چاہیں تو بہت زیادہ بھر سکتے ہیں۔ لمبی عمر ہے۔ جس شخص نے کئی فصلیں کاٹنی ہوں اس کے گھر میں دانے بہت زیادہ ہوں گے اگر وہ دانے جمع کرے۔ اور اگر دانے بیچے تو مال زیادہ ہو گا۔ لیکن جس شخص نے ایک ہی فصل کاٹنی ہو یا دو فصلیں کاٹنی ہوں تو اگر اس کا پیٹ بھر جائے تو وہ راضی ہو جاتا ہے لیکن اِس دُنیا میں تو پیٹ بھر جاتا ہے مگر اُخروی زندگی کی جو نعماء ہیں ان کے متعلق کوئی شخص یہ سوچ نہیں سکتا کہ بے شک وہ نعماء ہمیں تھوڑی مقدار میں مل جائیں زیادہ کے ہم امیدوار نہیں۔ ان نعمتوں کے حصول کے لئے اللہ تعالےٰ کی دی ہوئی توفیق کے مطابق کوشش ہونی چاہیئے۔ پس خدام الاحمدیہ کی تنظیم اپنے طور پر بحیثیت خدام الاحمدیہ اس بات کا جائزہ لے اور نگرانی کرے کہ کوئی خادم اور طفل ایسا نہ رہے جو قرآن کریم نہ جانتا ہو یا مزید علم حاصل کرنے کی کوشش نہ کر رہا ہو۔

اسی طرح

لجنہ اماء اللہ کا یہ فرض ہے

کہ وہ اِس بات کی نگرانی کرے کہ ہر جگہ لجنہ اماء اللہ کی ممبرات اور ناصرات الاحمدیہ ان لوگوں کی نگرانی میں جن کے سپرد یہ کام کیا گیا ہے قرآنِ کریم پڑھ رہی ہیں یا نہیں۔ مَیں لجنہ اماء اللہ پر یہ ذمہ داری عائد نہیں کر رہا کہ وہ سب کو قرآنِ کریم پڑھائیں۔ کیونکہ اس سے تو باہم تصادم ہو جائے گا۔ کیونکہ مَیں نے کہا ہے کہ ہر ایک موصی دو اور افراد کو قرآن کریم پڑھائے۔ اگر مثلاً اس کی بیوی قرآن کریم پڑھنا نہیں جانتی تو وہ پہلے اپنی بیوی کو ہی پڑھائے گا۔ یا مَیں نے یہ ہدایت دی ہے کہ ہر رُکن انصار اللہ اس ماحول میں جس ماحول کا وہ راعی ہے قرآنِ کریم کی تعلیم کو جاری کرے لیکن مَیں یہ کہتا ہوں کہ آپ کی یہ ذمہ داری ہے کہ آپ یہ دیکھیں کہ جن پر قرآنِ کریم پڑھانے کی ذمہ داری عائد کی گئی ہے (جہاں تک مستورات اور ناصرات کا تعلق ہے) وہ اپنی ذمہ داری کو نباہ رہے ہیں یا نہیں۔ اگر وہ اپنی ذمہ داری کو نباہ نہیں رہے تو آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ اس ذمہ داری کو نباہیں اور مستورات اور ناصرات کو پڑھانا شروع کر دیں۔ اور اس کی اطلاع مرکز میں ہونی چاہیئے۔ کیونکہ مَیں چاہتا ہوں کہ ہم پُوری طاقت کے ساتھ

پُوری ہمت کے ساتھ اور انتہائی کوشش کے ساتھ

تعلیم القرآن کے اس دوسرے دَور میں داخل ہوں اور خدا کرے کہ کامیابی کے ساتھ (جہاں تک موجودہ احمدیوں کا تعلق ہے) اس سے باہر نکلیں۔ ویسے یہ سلسلہ جاری رہے گا کیونکہ نئے بچے۔ نئے افراد۔ نئی جماعتیں اور نئی قومیں اسلام میں داخل ہوں گی اور اسلام ساری دنیا میں غالب آئے گا۔ تو ساری دنیا کا معلّم بننے کی تربیت آپ ہی کو

حاصل کرنی چاہیئے۔ خدا جانے آپ میں سے کس کو یہ توفیق ملے کہ وہ ساری دُنیا میں تعلیم القرآن کی کلاسیں کھولنے کا کام کرے لیکن اگر ہم آج تیاری نہ کریں تو اس وقت اس ذمہ داری کو جو اُس وقت کی ذمہ داری ہوگی ہم نباہ نہیں سکیں گے۔

غرض موصیوں کی تنظیم بھی اور انصار اللہ کی تنظیم بھی اور خدام الاحمدیہ کی تنظیم بھی اور لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کی تنظیم بھی اس طرف پُورے اخلاص اور جوش اور ہمّت کے ساتھ متوجہ ہو جائیں اور کوشش کریں کہ جلد سے جلد ہم اپنے ابتدائی کام کو پُورا کر لیں۔ جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے تفسیر القرآن تو نہ ختم ہونے والا کام ہے وہ تو جاری رہے گا۔

اِس سلسلہ میں مَیں سمجھتا ہوں کہ جن دوستوں کے پاس تفسیر صغیر نہیں ہے انہیں

تفسیر صغیر خرید لینی چاہیئے

کیونکہ وہ ترجمہ بھی ہے اور مختصر تفسیری نوٹ بھی اس میں ہیں۔ عام سمجھ کا آدمی بھی بہت سی جگہوں میں صحیح حل تلاش کر لیتا ہے جو اس کے بغیر اس کے لئے مبہم رہیں۔

جماعتی تنظیم کا یہ کام ہے وہ تعلیم القرآن کے کام کو کامیاب بنانے کی کوشش کرے۔ نیز وہ یہ دیکھے کہ انصار اللہ۔ موصیان۔ خدام۔ لجنہ اور ناصرات کے سپرد جو کام کیا گیا ہے وہ ادا کر رہے ہیں یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

آخری تین چار منٹ سے ضعف کی وجہ سے مجھے چکر آ رہے ہیں کھڑا ہونا بھی مشکل معلوم ہوتا ہے۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنا فضل کرے اور صحت عطا فرمائے ؛

اعلانِ نکاح

مکرم چوہدری عبد الرشید شریف صاحب ایم۔اے، پی۔سی۔ایس اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جھنگ ابن محترم چوہدری محمد شریف صاحب مبلّغ گیمبیا مغربی افریقہ (سابق مبلّغ فلسطین) کا نکاح نازلی سعید صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب ایم۔بی۔بی۔ایس۔ڈی۔پی۔ایچ میڈیکل مشنری گیمبیا مغربی افریقہ کے ساتھ مبلغ سات ہزار روپے حق مہر پر سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت ۲۸۔ تبلیغ ۱۳۴۸ ہش مطابق ۲۸۔ فروری ۱۹۶۹ء بروز جمعہ بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین ؛

درخواست دعا

میرا لڑکا عزیزم صفی اللہ خان ایم۔ایس سی۔ پی ایچ۔ڈی کی اعلےٰ تعلیم کے لئے کراچی سے ۴/۹/۶۹ کو ہوائی جہاز کے ذریعہ اوساکا یونیورسٹی آف جاپان جا رہا ہے۔ احبابِ جماعت و بزرگانِ سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو۔ اور کامیابی و کامرانی اور ہر طرح خیریت سے واپس لائے۔ آمین۔

(عطاء اللہ خان۔ دار الصدر جنوبی۔ ربوہ)

چندہ تحریک خاص لجنہ اماء اللہ

(حضرت سیّدہ اُمِّ متین مریم صدیقہ صاحبہ مدّظلہا العالی)

تحریک خاص کے چندہ کی اگلی فہرست شائع کی جا رہی ہے۔ اس چندہ کو ہم نے انشاء اللہ چار سال میں جمع کرنا ہے اور پانچ لاکھ روپے تک لے جانا ہے۔ اس رقم کے خرچ کی اغراض یہ ہیں:-

۱۔ کسی ایک زبان میں ترجمہ قرآن مجید
۲۔ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی از سرِ نو تعمیر۔ پُرانے دفتر کی بنیاد بہت کمزور ہے۔
۳۔ فضلِ عمر سکول اور نصرت انڈسٹریل سکول کی تعمیر۔
۴۔ پانچ سَو یا پانچ سَو سے زائد چندہ دینے والیوں کے نام تعمیر کے وقت ہال میں کندہ کئے جائیں گے۔

اس وقت تک انفرادی وعدہ جات ایک لاکھ اسّی ہزار روپے تک کے آ چکے ہیں لیکن اس کے مقابل میں وصولی بہت کم ہے تمام لجنات اس طرف توجہ کریں۔ ہماری تجویز یہ ہے کہ اس سال کے آخر تک ایک لاکھ روپے جمع ہو جائیں۔ گزشتہ وعدہ جات کے بعد ایک سَو یا اس سے زائد رقوم کے مندرجہ ذیل وعدے ہوئے ہیں:-

۱۔	رضیہ، زہرہ بہنیں اور اہلیہ صاحبہ چوہدری نور محمد صاحب پنشنر مظفر گڑھ	۵۰۰/-
۲۔	بیگم ڈاکٹر اقبال صاحب 〃	۵۰۰/-
۳۔	بیگم تیمور صاحب 〃	۵۰۰/-
۴۔	نہیدہ بیگم اہلیہ انوار احمد صاحب 〃	۱۰۰/-
۵۔	امۃ الوحید صاحبہ بنت ڈاکٹر عبد الوحید صاحب بخاری بھکّر	۱۰۰/-
۶۔	بیگم کرنل شفیع صاحب، دار الصدر غربی ربوہ	۳۰۰/-
۷۔	امۃ الوہاب ضیاء صاحبہ 〃 〃 〃	۱۰۰/-
۸۔	زاہدہ اختر اہلیہ مبارک احمد صاحب 〃 〃 〃	۱۰۰/-
۹۔	صالحہ انور صاحبہ اہلیہ علی انور صاحب انور آباد حال دار الصدر شرقی ربوہ	۵۰۰/-
۱۰۔	〃 〃 〃 از طرف دادی صاحبہ مرحومہ 〃 〃 〃 〃	۱۰۰/-
۱۱۔	〃 〃 〃 〃 نانی صاحبہ مرحومہ 〃 〃 〃 〃	۱۰۰/-
۱۲۔	〃 〃 〃 〃 والدہ صاحبہ مرحومہ 〃 〃 〃 〃	۲۰۰/-
۱۳۔	〃 〃 〃 والدہ علی انور صاحبہ 〃 〃 〃 〃	۱۰۰/-
	(میزان ۹ تا ۱۳)	۱۰۰۰
۱۴۔	رشیدہ بیگم اہلیہ مولوی بشارت احمد صاحب بشیر 〃 〃 〃	۱۰۰/-
۱۵۔	صفیہ بیگم اہلیہ ڈاکٹر ظہور احمد شاہ صاحب 〃 〃 〃	۲۰۰/-
۱۶۔	غلام فاطمہ بیگم ڈاکٹر عبد القدیر قاضی احمد نواب شاہ	۵۵۰/-
۱۷۔	بیگم چوہدری محمد سعید احمد صاحب حیدر آباد سندھ	۵۰۰/-
۱۸۔	امۃ المجید بیگم اہلیہ چوہدری احمد جان صاحب راولپنڈی	۵۰۰/-
۱۹۔	زینب زہرہ بیگم ڈاکٹر مرزا عبد الرؤف صاحب کیمبل پور	۴۰۰/-

شکریہ

والد بزرگوار حضرت حاجی محمد فاضل صاحب بخیریت ہسپتال سے گھر تشریف لے آئے ہیں۔ آپ ان تمام بھائی اور بہنوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے تیمارداری بیمارپُرسی اور دعاؤں سے ان کی مدد کی اللہ تعالےٰ ان سب کو اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار محمد اعظم بوتالوی عفی عنہ
5/16 وحدت کالونی۔ لاہور

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

خطبۂ نکاح

نکاح کے موقعہ کے لئے دُعا بہترین تحفہ ہے

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ

مرتبہ:۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

ربوہ ۳۰ / مارچ ۱۹۶۹ء (مطابق ۳۰ / امان ۱۳۴۸ ہش) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں مندرجہ ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:۔

۱۔ مسماۃ عزیزہ نسیم صاحبہ بنت حاجی محمد یوسف صاحب سکنہ کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ کا نکاح ہمراہ عزیزم مکرم شیخ نوید احمد صاحب ابن مکرم شیخ عبد الواحد صاحب بعوض بارہ ہزار روپیہ مہر۔

۲۔ عزیزہ حنیا ریٹ صاحبہ بنت مکرم خواجہ عبد الرحمٰن صاحب سیالکوٹ کا نکاح ہمراہ عزیزم مکرم امتیاز احمد صاحب باجوہ پسر مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ مرحوم سیالکوٹ بعوض پانچ ہزار روپیہ مہر

۳۔ عزیزہ نسرین اختر صاحبہ بنت مکرم عبد الحمید صاحب میانہ پورہ ضلع سیالکوٹ کا نکاح ہمراہ مکرم ڈاکٹر فضل احمد صاحب پسر مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب میانہ پورہ سیالکوٹ بعوض پانچ ہزار روپیہ مہر

۴۔ عزیزہ بشریٰ ناہید صاحبہ بنت مکرم چوہدری احمد دین صاحب سکنہ گکرالی ضلع گجرات کا نکاح ہمراہ عزیزم مبارک احمد صاحب طاہر پسر مکرم مولوی محمد منور صاحب سابق مبلغ مشرقی افریقہ بعوض تین ہزار روپیہ مہر

اس موقعہ پر حضور نے خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:۔

بہترین تحفہ جو ہم کسی کو نکاح کے موقعہ پر دے سکتے ہیں وہ دعا کا تحفہ ہی ہے۔ ہم سب دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ان رشتوں کو ہر طرح سے مبارک کرے اور ان کے ذریعہ ایسی نسل کی بنیاد قائم ہو جو اللہ تعالےٰ سے محبت رکھنے والی اور اس کے حقوق کو ادا کرنے والی ہو۔ نیز وہ اللہ تعالےٰ کے بندوں کے حقوق بھی ادا کرنے والی ہو اور بد امنی اور فساد سے ان حقوق کو غصب کرنے والی نہ ہو۔ وہ اللہ تعالےٰ کی رحمتوں اور اسکے فضلوں کی وارث بنے۔ اور اس کی روشن راہیں دوسروں کو دکھانے کی توفیق پائے۔

ایجاب و قبول کے بعد حضور نے ان رشتوں کے مبارک ہونے کے لئے حاضرین سمیت لمبی دعا فرمائی ۔

۴۲ ترجمہ۔ حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جب تم تین ہو تو تم میں سے دو الگ سرگوشی نہ کریں۔ جب تک کہ دوسرے لوگوں کے ساتھ نہ مل جاؤ۔ کیونکہ اس طرح تیسرے آدمی کو رنج ہو سکتا ہے۔ کہ نہ معلوم انہوں نے کیا بات مجھ سے چھپائی ہے ۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

احادیث الرسول

آدابِ مجلس

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خَیْرُ الْمَجَالِسِ اَوْسَعُھَا۔

(ابوداؤد کتاب الادب)

ترجمہ:۔ حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ بہترین مجالس وہ ہیں جو کشادہ اور فراخ ہوں اور لوگ کھل کر بیٹھیں ۔

(۲)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُقِیْمَنَّ اَحَدُکُمْ رَجُلًا مِّنْ مَّجْلِسِہٖ ثُمَّ یَجْلِسُ فِیْہِ وَلٰکِنْ تَوَسَّعُوْا وَتَفَسَّحُوْا وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا قَامَ لَہٗ رَجُلٌ مِّنْ مَّجْلِسِہٖ لَمْ یَجْلِسْ فِیْہِ۔

(بخاری کتاب الاستیذان)

ترجمہ:۔ حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی کسی دوسرے کو اس کی جگہ سے اس غرض سے نہ اٹھائے کہ تا وہ خود اس جگہ بیٹھے وسعت قلبی سے کام لو اور کھل کر بیٹھو۔ چنانچہ حضرت ابن عمرؓ کا طریق تھا کہ جب کوئی آدمی آپ کو جگہ دینے کے لئے اپنی جگہ سے اٹھتا تو آپ اس کی جگہ پر نہ بیٹھتے۔

(۳)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ مِّنْ مَّجْلِسٍ ثُمَّ رَجَعَ اِلَیْہِ فَھُوَ اَحَقُّ بِہٖ۔

(مسلم کتاب السلام)

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی یا مسجد وغیرہ سے کسی ضرورت کے لئے اپنی جگہ سے اٹھے۔ تو واپس آنے پر وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہوتا ہے

(۴)

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کُنْتُمْ ثَلَاثَۃً فَلَا یَتَنَاجٰی اثْنَانِ دُوْنَ الْاٰخَرِ حَتّٰی تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ مِنْ اَجْلِ اَنَّ ذٰلِکَ یُحْزِنُہٗ۔

(مسلم کتاب السلام) ۴۲

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا نام محمد تھا، والد کا نام اسمٰعیل، دادا کا نام ابراہیم تھا۔ آپ ۱۳ ر شوال ۱۹۴ ہجری کو پیدا ہوئے۔ کمزور جسم اور درمیانہ قد رکھتے تھے۔ آپ کو شروع سے ہی احادیث جمع کرنے کا بہت شغف اور شوق تھا۔ ابھی عمر دس سال کی تھی کہ آپ نے وہ تمام حدیثیں یاد کر لیں جو آپ کو ملیں۔ اس کے بعد بخارا کے علمائے حدیث کے پاس چلے گئے۔ پھر آپ نے حج کا ارادہ کیا اور بھائی اور والدہ کو ساتھ لے گئے۔ والدہ اور بھائی واپس آ گئے لیکن آپ علم حدیث حاصل کرنے کے لئے وہیں رک گئے۔

جب آپ کی عمر اٹھارہ سال کی ہوئی تو آپ نے تصنیف کا کام شروع کیا اور پہلے کتاب "تاریخ" لکھی اور اس میں صحابہ اور تابعین کے اقوال کو جمع کیا۔ آپ کا کام میں دلچسپی کا یہ عالم تھا کہ رات کو چاندنی میں بیٹھ کر بھی تصنیف کا کام کیا کرتے تھے۔ اس علم میں اتنی دسترس رکھتے تھے کہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے ہر راوی کے متعلق پوری معلومات حاصل ہیں۔

حاشد بن بخاری بیان کرتے ہیں کہ آپ اپنے زمانہ کے علماء حدیث کے درس میں شمولیت کے لئے جایا کرتے تھے۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں نے آپ سے کہا کہ تمہارے آنے جانے کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ آپ نے حدیث تو کبھی لکھی نہیں، اور صرف استماع (سن لینا) تو بہت جلد بھول جاتا ہے۔ سولہ دن کے بعد بخاری نے ان کو کہا تم نے مجھے تنگ کیا ہے۔ اس لئے آج میرے پاس آؤ اور میری یادداشت سے اپنے نوشتوں کا مقابلہ کرو۔ آپ کہتے ہیں اس وقت تک ہم نے پندرہ ہزار حدیثیں لکھی تھیں آپ نے یہ سب حدیثیں زبانی سنا دیں یہاں تک کہ ہم نے اپنی احادیث کو ان کی یادداشت کے مطابق درست کیا۔ آپ فرماتے ہیں کہ اسی دن پتہ لگ گیا کہ اس ہونہار کا کوئی مقابلہ کرنے والا نہیں کیونکہ "ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات"۔

بخاری کا سبب تالیف

ایک دن آپ اسحٰق بن راہویہ کی مجلس میں حاضر ہوئے اور مجلس کے دوران انہوں نے اس خیال کا اظہار فرمایا کہ کیا ہی اچھا ہو اگر حاضرین میں سے کوئی مختصر تحریر کرے جس میں صرف صحیح احادیث ہوں اور وہ صحت کے لحاظ سے اعلیٰ مرتبہ کی ہوں۔ اسی دن سے حضرت امام بخاریؒ نے فیصلہ کر لیا کہ میں انشاء اللہ احادیث کی ایسی ہی کتاب لکھوں گا۔ اس کے بعد آپ نے کتاب مرتب کرنی شروع کی اور موجودہ بخاری چھ لاکھ احادیث میں سے صحیح اور صحت کے لحاظ سے اعلیٰ احادیث نکال کر لکھی گئی۔

احادیث کے لکھنے میں احتیاط

جب کوئی حدیث لکھنے کا آپ کا ارادہ ہوتا آپ دو رکعت نفل ادا کرتے اور بعد میں حدیث درج کرتے۔ چنانچہ اس قدر محتاط رہنے کی ہی وجہ تھی کہ یہ کتاب سولہ سال میں مرتب ہوئی۔ احادیث اکٹھی کر چکنے کے بعد آپ نے جب احادیث کو مضامین کے لحاظ سے مرتب کرنا شروع کیا تو آپ نے اس کام کے مکمل کرنے کے لئے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مزار مبارک اور منبر رسول کے درمیان کی جگہ کو منتخب کیا۔ جب یہ کتاب تیار ہو کر لوگوں کے سامنے آئی۔ تو اس کی مقبولیت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ امام صاحب کے زمانہ میں ہی اس کا ۹۰۰۰۰ ہزار لوگوں نے مطالعہ کیا۔

امام بخاری کا ابتلاء

خالد بن احمد ذہلی بخارا کا امیر تھا۔ اس نے آپ کو کہا کہ میرے بیٹوں کو جامع اور تاریخ پڑھانے کے لئے میرے گھر آیا کرو۔ آپ نے فرمایا میرا وقت قیمتی ہے۔ لوگ گروہ در گروہ میرے پاس آتے ہیں اس لئے میں اتنے بڑے درس کو ختم کر کے محض آپ کے بیٹوں کے لئے وہاں نہیں آ سکتا اگر اپنے بیٹوں کو ضرور پڑھانا چاہتے ہو تو ان کو درس میں بھجوا دیا کرو۔ اس پر امیر غضبناک ہو گیا۔ اور اس نے امام صاحب کو کہا میں اپنے بیٹے تمہارے گھر بھجوا دیا کروں گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ جس وقت میرے بیٹے آپ کے گھر میں ہوں۔ کوئی دوسرا اندر داخل نہ ہو اور اس وقت کے دوران میرے دربان تمہارے دروازہ پر پہرہ دیا کریں گے۔ لیکن امام صاحب نے یہ بات قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اس پر امیر کو سخت غصہ آیا۔ اور اس وقت کے علماء کو ساتھ ملا کر آپ کو ذلیل کرنے کی کوشش کی۔ اور اجتہاد کی غلطیاں تیار کر کے محضر تیار کرایا اور اس بہانہ سے آپ کو بخارا سے نکال دیا۔ آپ بے کسی کی حالت میں نیشاپور پہنچے اور پھر اس کے بعد خرتنگ چلے گئے اور وہاں ہی ۲۵۶ ہجری کو عشاء کی نماز کے وقت وفات پائی۔

آپ فرصت کے اوقات میں شعر بھی کہا کرتے تھے۔ اور آپ کے اشعار بہت عمدہ اور نصائح سے بھرپور ہوتے تھے۔ دو شعر ہدیۂ قارئین کئے جاتے ہیں:-

اِغْتَنِمْ فِی الْفَرَاغِ فَضْلَ رُکُوْعٍ
فَعَسٰی اَنْ یَّکُوْنَ مَوْتُكَ بَغْتَةً

یعنی فرصت کے وقت ایک رکعت نماز کی فضیلت کو غنیمت جان کیونکہ ہو سکتا ہے کہ تیری موت اچانک آ جائے۔

کَمْ صَحِیْحٍ رَاَیْتُ مِنْ غَیْرِ سَقِیْمٍ
ذَهَبَتْ نَفْسُهُ الصَّحِیْحَةُ فَلْتَةً

یعنی میں نے بہت سے تندرستوں کو دیکھا ہے کہ بلا کسی مرض کے ان کا تندرست نفس اچانک چل بسا۔

(داؤد احمد سلطان)

وعدہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن کی سو فیصد ادائیگی

مندرجہ ذیل احباب نے فضل عمر فاؤنڈیشن کی مبارک تحریک میں اپنے موعودہ عطیہ جات سو فیصد ادا فرما دیئے ہیں اللہ تعالیٰ ان سب مخلصین کو اپنے دینی اور دنیوی انعامات سے سرفراز فرماتے آمین۔

۱	مکرم میاں عبدالکریم صاحب سمن آباد لاہور	۳۰۰۰۔۰۰ روپے
۲	مکرم ملک طاہر احمد صاحب ″	۵۲۰۔۰۰ روپے
۳	مکرم ملک منظور احمد خان صاحب ″	۱۷۲۰۔۰۰ روپے
۴	مکرم چوہدری محمد لطیف صاحب حلقہ سنت نگر لاہور	۱۰۰۰۔۰۰ روپے
۵	مکرم ملک محمد مظفر صاحب ″ ″	۱۵۰۔۰۰ روپے
۶	مکرم عطاء الرحمٰن خان صاحب ″ ″	۱۰۰۰۔۰۰ روپے
۷	محترمہ بیگم صاحبہ ″ ″	۲۵۔۰۰ روپے
۸	مکرم ملک عبدالجلیل صاحب شہرت ″ ″	۱۰۰۰۔۰۰ روپے
۹	محترمہ بیگم صاحبہ ″ ″ ″	۱۰۰۔۰۰ روپے
۱۰	مکرم منظور حسین صاحب نظروی ″ ″	۱۰۰۔۰۰ روپے
۱۱	مکرم ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب لاہور	۵۰۰۔۰۰ روپے
۱۲	مکرم میاں محمد عالم صاحب راولپنڈی	۲۴۰۔۰۰ روپے
۱۳	محترمہ نصرت جہان بیگم اہلیہ چوہدری حمید اللہ صاحب ایم اے دارالصدر غربی ب ربوہ	۱۰۰۔۰۰ روپے
۱۴	مکرم ملک ناصر الدین خان صاحب محمد نگر لاہور	۳۰۰۔۰۰ روپے
۱۵	محترمہ والدہ صاحبہ شیخ ریاض محمود صاحب ″ ″	۵۰۔۰۰ روپے
۱۶	مکرم چوہدری غلام قادر صاحب چک ۱۶۰/۷ آر ضلع بہاول نگر	۱۵۰۔۰۰ روپے
۱۷	مکرم عاشق محمد خان صاحب چک ۵۶-۵۵ جبو آنہ ضلع لائل پور	۱۰۰۔۰۰ روپے
۱۸	مکرم مقبول احمد خان صاحب ″ ″ ″	۱۰۰۔۰۰ روپے
۱۹	مکرم مولوی بدر الدین صاحب معلم وقف جدید چک ۹۴ ج ب لائل پور	۲۰۔۰۰ روپے
۲۰	مکرم چوہدری عبداللطیف آف کھاریاں چک ۱۵۸/ ای بی	۱۰۰۔۰۰ روپے
۲۱	محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر فخر الدین صاحب گلبرگ لاہور	۳۰۔۰۰ روپے
۲۲	مکرم ملک بدر الدین صاحب انسپکٹر تحریک جدید	۵۰۔۰۰ روپے

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

نورِ یقین

انبیاء ایک غیر متزلزل استقامت اور یقین سے لبریز ہوتے ہیں۔ ان کی قوتِ قدسیہ اور تربیت کے نتیجہ مومنین کے قلوب بھی اس نعمت سے فیضیاب ہوتے ہیں اور اسی نور سے ہر آن تائیداتِ الٰہی اور اس کی برکات بارش کے قطروں کی طرح مشاہدہ کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سردارِ دوجہاں سرورِ کائنات فخرِ موجودات حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (فداہٗ نفسی) کی کامل اطاعت اور عشق میں محو ہو کر یہی نورِ یقین خدا تعالےٰ سے پایا اور پھر فرمایا ؎

ایں چشمۂ رواں کہ بخلقِ خدا دہم

یک قطرۂ زبحرِ کمالِ محمدؐ است

یعنی میرے آقا سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم ایک ناپیدا کنار سمندر ہیں آج جس چشمۂ رواں سے روحانی پیاسے سیراب ہو رہے ہیں۔ یہ اس لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ کے مصداق حضرت سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم کے بحرِ کمال کا صرف ایک قطرہ ہے۔

یہی وہ یقین ہے جو ایک مامور اور مرسل کو ہر وقت حمدِ الٰہی سے معمور رکھتا ہے حق تو یہ ہے کہ حضور کا چھوٹے سے چھوٹا ارشاد بھی اپنے ... معجزہ حیثیت الٰہی رکھنے والے دل کو جھنجھوڑ کر رکھ دیتا ہے۔ الٰہی حکمتوں کے ماتحت مامور کی جماعت آہستہ آہستہ ہی ترقی کرتی ہے۔ اور بعض لوگوں کی نگاہیں اس عظیم انسان کو شناخت نہیں کر سکتیں۔ مگر ایک زمانہ کے بعد وہ خود نہیں تو ان کی ذریت ضرور اس کی غلامی کے حلقہ میں آجاتی ہے۔ جیسا کہ حضور نے فرمایا

امروز قوم من نہ شناسد مقامِ من

روزے بگریہ یاد کند وقتِ خوشترم

کہ آج میری قوم میرے مقام کو نہیں جانتی مگر ایک دن میرے اس زمانہ کو گریہ وزاری سے یاد کرے گی۔ حضور کے ہر ارشاد میں وہ سوز اور درد اور یقین پنہاں ہے۔ جو ایک مومن کو نورِ یقین کے بلند معیار پر پہنچا دیتا ہے۔ زندگی میں طوفانِ مخالفت تو ہر الٰہی جماعت کے لئے مقدر ہیں۔ مگر وہ ان سے ہرگز پریشان نہیں ہوتی۔ بلکہ اور زیادہ زور کے ساتھ اپنے بھائیوں کی خدمت کے لئے مصروفِ عمل ہو جاتی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ اپنی کتاب نزول المسیح میں فرماتے ہیں

یقین کا ذریعہ تو خدا تعالےٰ کا کلام ہے (نزول المسیح ص۹۲)

پھر فرمایا۔ "اے پاکیزگی کے ڈھونڈنے والو۔ اگر تم چاہتے ہو۔ کہ پاک دل ہو کر زمین پر چلو اور فرشتے تم سے مصافحہ کریں تو تم یقین کی راہوں کو ڈھونڈو۔ اور اگر اس منزل تک رسائی نہیں۔ تو اس شخص کا دامن پکڑو۔ جس نے یقین کی آنکھ سے اپنے خدا کو دیکھ لیا ہے۔ اور یہ کہ کیونکر یقین کی آنکھ سے خدا کو دیکھا جاوے۔ اس کا جواب کوئی مجھ سے سنے یا نہ سنے۔ مگر میں یہی کہوں گا۔ کہ اس یقین کے حاصل کرنے کا ذریعہ خدا تعالےٰ کا کلام ہے جو زندہ نشان اپنے اندر اور ساتھ رکھتا ہے۔ جب وہ آسمان پر سے اترتا ہے تو نئے سرے مردوں کو قبروں میں سے نکالتا ہے ...

... غرض خدا تک پہنچنے کے لئے بجز خدا تعالےٰ کے کلام کے اور کوئی سبیل نہیں (نزول المسیح ص۹۲ و ص۹۶)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ بالا ارشاد سے واضح ہوتا ہے۔ کہ کلامِ الٰہی ہی حصولِ یقین کا ذریعہ ہے۔ پس جہاں تک ہمارے اسلاف کا تعلق تھا۔ انہوں نے قرآن پاک۔ حدیث اور حضرت مسیح موعودؑ کی کتب سے حتی الامکان ہمیں روشناس کر دیا اور آج ہمارا دل حمدِ الٰہی سے معمور اور اپنے بزرگوں کے شکرگذار ہیں۔ کہ براہ راست حضرت مسیح موعودؑ سے تربیت پا کر

جماعت احمدیہ کے عقائد

۱۔ اللہ تعالےٰ ایک ہے کوئی شخص اس کی ذات یا صفات یا اس کے اسماء یا اس کی عبادت میں نہ شریک ہے اور نہ شریک ہو سکتا ہے

۲۔ ملائکہ کا وجود برحق ہے

۳۔ خدا تعالےٰ نے قدیم سے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے ہر ملک اور ہر قوم میں نبی مبعوث فرماتا رہا ہے اور ہم سب نبیوں کی صداقت کے قائل ہیں جن نبیوں یا کتب کا قرآن کریم میں ذکر ہے ان پر فرداً فرداً اور جن کا ذکر نہیں ان پر بحیثیت مجموعی ایمان رکھتے ہیں۔

۴۔ ہماری کتاب قرآن کریم اور ہمارے نبی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جو خاتم النبیین ہیں۔

۵۔ الہام الٰہی کا دروازہ ہمیشہ سے کھلا ہے۔ اور ہمیشہ کھلا رہے گا خدا تعالےٰ کی صفت معطل نہیں ہوتی۔ جیسے وہ پہلے کلام کرتا تھا۔ اب بھی کرتا ہے اور کرتا رہے گا۔

۶۔ ہمارا ایمان ہے قرآن کریم کا بیان کردہ مسئلہ تقدیر برحق ہے اور یہ بھی کہ اللہ تعالےٰ دعائیں سنتا اور قبول فرماتا ہے اور دعاؤں سے عظیم الشان انقلاب رونما ہوتے ہیں۔

۷۔ بعث بعد الموت کے ہم قائل ہیں اور ہمارا یقین ہے دوزخ اور جنت اپنی تمام کیفیات سمیت جو قرآن و حدیث میں مذکور ہے حق ہیں اور حشر کے دن آنحضرت صلعم ضرور شفیع ہوں گے۔

۸۔ ہمارا یقین ہے جس شخص کی آمد کی انبیاء سابقین نے مختلف ناموں سے خبر دی تھی۔ جس کا نام آنحضرت صلعم نے مسیح نبی اللہ اور مہدی رکھا ہے وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی ہیں اور آپ کے سوائے اور کوئی شخص مسیح موعود نہیں ہے۔

۹۔ ہمارا ایمان ہے قرآن کریم کے بعد نہ کوئی نئی کتاب آوے گی اور نہ کوئی صاحبِ شریعت نبی ہو گا۔

۱۰۔ ہمارا ایمان ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ناصری دوسرے تمام نبیوں کی طرح اس دنیا سے وفات پا گئے ہیں کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ۔

پاکستان ویسٹرن ریلوے

مغربی پاکستان کے امیدواران کے لئے سب اسسٹنٹ سرجن کی اسامیاں پر کرنے کے لئے فہرست تیار کرنا مطلوب ہے۔

شرائط:۔ کم از کم قابلیت۔ لائسنشی ایٹ یا ایم۔بی۔بی۔ایس جن کے نام صوبائی میڈیکل رجسٹر میں درج ہوں۔ عمر ۲۲ تا ۴۵ سال تک۔

درخواست مجوزہ فارم پر جو ہر بڑے اسٹیشن سے ۱/- میں مل سکتے ہیں۔ ڈومیسائل سرٹیفکیٹ مصدقہ مجسٹریٹ درجہ اول۔ مصدقہ فوٹو کی کاپی نیز دیگر سرٹیفکیٹ درخواست کے ہمراہ ارسال کریں۔ معرفت قریبی ایمپلائمنٹ ایکسچینج ۱۵/۵/۶۶ تک بنام ڈویژنل چیئرمین پرسانل

(پ۔ ت ۔۶۶ ۔۴۔۴) (ناظر تعلیم)

ہمیں احمدیت جیسی گراں بہا نعمت سے محض خدا تعالےٰ کے خاص فضل سے نوازا اور ہمیشہ ہی قرآن پاک حدیث شریف اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے پڑھنے اور سلسلہ احمدیہ اور خلفاء سے وابستہ رہنے کی تلقین فرماتے رہے۔ اور اس کی وصیت بھی فرما گئے۔ اب ہمارے لئے بھی اس کی شکر گذاری کا اصل طریق یہ ہے کہ ہم بھی اس نورِ یقین کو اولاد در اولاد راسخ کرتے چلے جائیں۔ وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم۔

اے خدا تو ہمیں اس کی توفیق دیتا چلا جا۔ آمین ثم آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

(ماسٹر ضیاء الدین ارشد)

حضرت چوہدری محمد حسین صاحب رضی اللہ عنہ کا ذکرِ خیر

میرے چچا جان حضرت چوہدری محمد حسین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رحلت کی اطلاع احباب "الفضل" میں پڑھ چکے ہیں۔ مرحوم بہت سی ایسی صفات کے حامل تھے جو ہمارے لئے مشعلِ راہ ہیں۔ اولین صفت آپ کی تقویٰ اللہ تھی جو ایک مومن کی امتیازی شان ہے۔ آپ بلحاظ ایک انسان کے۔ بلحاظ ایک احمدی کے مثالی کردار رکھتے تھے۔ شفقت علیٰ خلق اللہ میں اپنے پرائے۔ احمدی غیر احمدی۔ مسلم غیر مسلم میں کوئی فرق نہ کرتے تھے۔ باعصمت باحیا۔ رحیم۔ غلطیوں سے چشم پوشی کرنے والے۔ لیکن دین سے بے پرواہی کو برداشت نہ کرنے والے غیبت سے بیزار۔ مگر حق بات منہ پر کہہ دینے میں ہرگز تامل نہ کرتے تھے اہل خانہ سے یہ سلوک کہ وفات سے چند روز پیشتر جبکہ اکثر غنودگی طاری رہتی۔ ایک روز رات کو چچی جان محترمہ جنہوں نے ان کی خدمت میں اپنا آپ بھلا رکھا تھا گھٹنوں میں درد سے کراہنے لگیں۔ آپ نے فوراً پوچھا "کیا بات ہے"؟ کہنے لگیں ٹانگوں میں درد ہے۔ آپ گرتے پڑتے اٹھے اور کانپتے ہاتھوں سے ان کے بار بار روکنے کے باوجود ٹانگوں پر دوپٹا لپیٹا اور پھر اپنے بستر پر بیٹھے نہیں گر پڑے۔

حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ شعر اکثر سنایا کرتے تھے ؎

اے بے خبر بخدمت فرقاں کمر بہ بند
زاں پیشتر کہ بانگ بر آید فلاں نماند

یہی آپ کا مقصدِ حیات تھا، قرآن آپ کی روح کی غذا تھی۔ خود تو پڑھتے ہی تھے۔ اپنے عزیزوں اور دوستوں کو ذرا سست دیکھتے تو برداشت نہ کرتے۔ قرآن ہی ان کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ لندن میں آنکھوں کے معالج سے بھی یہی کہا تھا کہ آنکھوں کے علاج سے میرا مقصد صرف یہ ہے کہ میں قرآن پاک پڑھ سکوں۔ دنیا کو دیکھنے کی ہوس نہیں۔ چنانچہ دعا بھی یہی فرماتے۔ اور اللہ تعالیٰ نے آنکھوں کا یہ نور آخر دم تک برقرار رکھا

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا یہ شعر بھی اکثر پڑھا کرتے تھے ؎

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو! زورِ دعا دیکھو تو

یہ احمدیت کا دوسرا عطیہ تھا۔ میرے ذوق کے مطابق اسلام اور احمدیت کا جوہر یہی دعا ہے۔ احمدیت کا ہتھیار یہی دعا ہے۔ احمدیت کا معجزہ یہی دعا ہے۔ آپ نے اس کا حق ادا کیا۔ اور مولائے کریم نے استجابت میں کبھی کمی نہیں کی۔ آپ کا مقولہ تھا دنیا کے سامنے جب بھی ہاتھ پھیلایا ہے خالی آیا اور اس مالک حقیقی کے سامنے جب بھی جھولی پھیلائی ہے۔ کبھی خالی نہیں لوٹا۔ اسی دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے انہیں عبدالسلام جیسا گوہر عطا کیا۔ جس کی آپ نے حضور حضرت سے التجا کی تھی۔ سات بیٹے اور دو بیٹیاں ایک سے ایک بڑھ کر جاں نثار اور اطاعت شعار اور پھر "نسلِ بیشمار" بھی اللہ تعالیٰ نے انہیں دکھائی۔ دنیاوی وجاہت اللہ تعالیٰ نے ایسی بخشی۔ کہ بڑے بڑے لوگ ملنے میں خوشی محسوس کرتے۔ کہ یہ ڈاکٹر عبدالسلام کے والد ہیں۔ دوستوں نے اسی دنیا میں آپ کو جنتی دیکھا۔ فرماتے "یہ سب میرے مولیٰ کے مجھ پر احسان احمدیت کی بدولت اور دعا کا کرشمہ ہیں ورنہ میری کیا بساط تھی۔ ایک معمولی بیس روپے کا ملازم گمنام و بے ہنر۔ اس بے نیاز شہنشاہ کی عطا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کو پورا کرنے میں حصہ لینے والا بیٹا مجھے بخش دیا۔ دین کی خدمت پر کمربستہ اولاد عطا کی"

غرض ایک سچے مومن کی زندگی گذار کر قریباً ۸۰ برس کی عمر میں قرآن کا یہ عاشق اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گیا۔ غالباً آخری بولش میں عزیز سلام سلمہ کو قرآن ہی سنایا۔ اللہ تعالیٰ کی بیشمار رحمتیں ان کی پاک روح پر ہوں۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ ہم سب کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح معنوں میں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(خاکسار عبدالشکور ریڈیو الیکٹرک سنٹر ملتان چھاؤنی)

چندہ وقف جدید ناصرات الاحمدیہ

حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقف جدید کے پچاس ہزار روپے کی ذمہ داری احمدی بچوں پر ڈالی تھی یعنی لڑکے لڑکیوں سب پر۔ اور بچوں سے چندہ دلوانا اس کی تحریک کرتے رہنا ان کے ماں باپ کا کام ہے۔ سال گذشتہ کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ پچاس ہزار کی بجائے بچگان نے صرف انیس ہزار چندہ ادا کیا ہے۔ جس میں سے ناصرات نے صرف سات ہزار ایک سو پچاسی روپے چندہ دیا ہے اور اس رقم میں سے بھی زیادہ حصہ ربوہ کی ناصرات کا ہے بیرون از ربوہ سے ناصرات کا چندہ وقف جدید بہت کم ہے۔

جنوری سے وقف جدید کا نیا سال شروع ہو چکا ہے اور تین ماہ گذر چکے ہیں۔ اس وقت تک کل اٹھارہ سو چندہ وصول ہوا ہے۔ جس میں سے -/۱۲۰۹ صرف ربوہ کا ہے۔ یہ اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ لجنات کے شعبہ ناصرات نے اپنی ذمہ داری کو نہیں سمجھا ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ سارے پاکستان کی بچیاں لاکھ بجٹ کا نصف یعنی پچیس ہزار روپے سالانہ ادا نہ کر سکیں۔

پس بہت ضروری ہے کہ بچیوں میں اطاعت امام کی روح کا جذبہ پیدا کیا جائے۔ ان میں اسلام کے لئے قربانی دینے کا جذبہ پیدا کیا جائے۔ اپنے جیب خرچوں میں سے بچا کر ضرورت دین کے لئے چندہ دینے کا جذبہ پیدا کیا جائے تمام لجنات اور خصوصاً سیکرٹریان ناصرات الاحمدیہ کا فرض ہے کہ وہ ہر ماہ باقاعدگی سے یہ چندہ وصول کیا کریں۔ اور اپنی رپورٹوں میں بھی اس کا ذکر کیا کریں۔ جہاں ناصرات کی تنظیم قائم نہیں وہاں تنظیم قائم کریں۔ کیونکہ بغیر تنظیم قائم کئے بچوں کی نہ دینی تعلیم کا انتظام ہو سکے گا۔ اور نہ چندہ کی وصولی کا۔

(خاکسارہ مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

محترمہ بہشت بیگم صاحبہ والدہ نصر اللہ خاں صاحب ناصر وفات پا گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ۔ مکرم نصر اللہ خاں صاحب ناصر مربی سلسلہ میانوالی کی والدہ صاحبہ محترمہ بہشت بیگم صاحبہ اہلیہ مہر اللہ دتا صاحب مرحوم آف سدو کی ضلع گجرات ۳ر اپریل ۱۹۶۹ء کو پونے چھ بجے بعد نماز فجر بعمر ساٹھ سال وفات پا گئیں ہیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ گذشتہ ایک ماہ سے مرحومہ بعارضہ پلورسی درد گردہ اور ذیابیطس بیمار رہتیں۔

مرحومہ موصیہ تھیں آپ نے لجنہ اماء اللہ سدو کی ضلع گجرات کی صدر کی حیثیت سے چودہ سال تک کام کیا۔ قرآن مجید کی تعلیم و تدریس کے سلسلہ میں آپ نے ایک مثالی نمونہ قائم کیا۔ کئی سو لڑکوں اور لڑکیوں کو اپنے گاؤں میں قرآن مجید پڑھاتی رہیں۔ مرحومہ بہت مخیر تھیں۔ سلسلہ کی طرف سے ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ اپنی وفات تک سب مالی تحریکات میں حصہ لیا۔ آپ نے اپنے پیچھے پانچ فرزند اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں اپنا قرب بخشے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔

درخواست دعا

میرے چھوٹے بھائی مرزا عبدالحمید صاحب کا بندش پیشاب کا اپریشن ۵ر اپریل کو لاہور میں ہوا ہے۔ اپریشن خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہو گیا ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔

(مرزا عبدالعزیز محلہ دار الرحمت وسطی۔ ربوہ)

تریاق اٹھرا۔ اٹھرا کے علاج کیلئے کورس پندرہ روپے ۱۵/- نورِ منظر نرینہ اولاد کیلئے کورس پچیس روپے ۲۵/- خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ نوٹ ۳۸

مجاہدین تحریکِ جدید کیلئے ایک عظیم الشان خوشخبری

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے فارسی منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

زبذلِ مال در راہش کسے مفلس نمی گردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

بمعت ایں ابرِ نصرت را دعشرت لے اخی وزہ
قضائے آسمان ست این بہر حالت شود پیدا

یعنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے کوئی غریب نہیں ہو جاتا۔ اگر کسی کو ایسے خرچ کا حوصلہ پیدا ہو جائے تو خدا تعالیٰ اس کا خود مددگار بن جاتا ہے۔ اے میرے بھائی یہ امداد کرنے کا ثواب تو تمہیں مفت میں دیا جا رہا ہے ورنہ یہ غلبۂ اسلام کا فیصلہ تو آسمان پر ہو چکا ہے۔ جو بہر صورت نافذ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے والوں کے حق میں حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ سے یوں دعا فرماتے ہیں:

کریما صد کرم کن بر کسے کو ناصرِ دین است — بلائے او بگرداں گر گہے آفت شود پیدا
چناں خوش دار او را اے خدائے قادرِ مطلق — کہ در ہر کار و بار حال او جنت شود پیدا

یعنی اے خداوند کریم تو ہر اس شخص پر جو اسلام کا خدمت گذار ہے۔ اپنے فضلوں کی بارش برسا اور اگر اسے کوئی مشکل آ پڑے تو اس کی مصیبت ٹلا دے۔ اے سب قدرتوں کے مالک تو اسے ایسا خوش و خرم رکھ کہ اس کے تمام کاروبار اور حالات میں اسے جنت کا نظارہ دکھائی دے۔ اَللّٰھُمَّ آمین

پس کیا ہی خوش نصیب ہیں وہ مخلصین جو اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے عزیز اموال خرچ کر رہے ہیں اور اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔ ایسے مخلصین کے حق میں حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بابرکت دعائیں ہر آن ان کے شاملِ حال رہیں گی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام دعاؤں کا ہمیشہ مستحق بناتے۔ آمین۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

وقفِ جدید کے چندے کیلئے حسبِ ذیل جماعتیں اور عہدیدار فوری توجہ فرماویں

ذیل میں جن جماعتوں کی فہرست دی جا رہی ہے۔ ان کی طرف سے سال رواں کے نہ تو وعدہ جات موصول ہوئے ہیں۔ اور نہ ہی کوئی وصولی ہوئی ہے۔ ان میں سے بعض جماعتوں کی وصولی بالکل برائے نام ہے۔ اور ضروری ہے کہ سیکرٹریان وقفِ جدید اپنے اپنے کام میں اپنی ذمہ داری کا ثبوت دیں۔ اور فوری طور پر دفتر ہذا سے رابطہ پیدا فرما کر اپنی کارگذاری سے مطلع فرماویں۔

۱۔ جماعت احمدیہ بستی دریام ضلع جھنگ
۲۔ ” ” ” کوٹ قاضی
۳۔ ” ” ” حلقہ دار الصدر شرقی۔ ربوہ
۴۔ ” ” ” حلقہ دار الیمن۔ ربوہ
۵۔ ” ” ” کھیوہ باجوہ
۶۔ ” ” ” لودھی ننگل۔ لائل پور
۷۔ ” ” ” سمندری (وعدے آئے ہیں مگر وصولی تا حال نہیں ہوئی)
۸۔ ” ” ” ماموں کانجن۔ لائلپور
۹۔ ” ” ” گھسیٹ پور (وعدے آئے ہیں۔ مگر وصولی نہیں ہوئی)
۱۰۔ ” ” ” لیہ ضلع مظفر گڑھ
۱۱۔ ” ” ” بیراج کالونی ”
۱۲۔ ” ” ” کوٹ ادو ” (وصولی صرف ۱۲/- روپے ہے)
۱۳۔ ” ” ” چک ۳۵۵ T.D.A ”
۱۴۔ ” ” ” لودھراں ”
۱۵۔ ” ” ” علی پور ”
۱۶۔ ” ” ” وہاڑی منڈی ”
۱۷۔ ” ” ” منڈی بوریوالا ضلع ملتان (وصولی صرف ۲۹/- روپے ہے)
۱۸۔ ” ” ” میلسی ”
۱۹۔ ” ” ” چاہ کستو والا ”
۲۰۔ ” ” ” دنیا پور ”

(باقی)

(ناظم مال وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

بواسیر کیلئے بہترین دوا پائلز کیور

لاہور۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔ جھنگ۔ لائلپور۔ سرگودھا وغیرہ کے اچھے دوا فروشوں سے دستیاب ہے۔ ہر سٹاکسٹ سے نمونہ کی ایک خوراک اور پمفلٹ بالکل مفت حاصل کریں۔

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

لائل پور

بس اپنی نوعیت کی واحد دوکان جہاں سے آپ کو ہر قسم کا صوفہ کلاتھ پردہ کلاتھ سٹ سنتھ فرنیچر دریاں کھیس تولیے چادر نماز وغیرہ خرید سکتے ہیں۔ وسیم اپلسٹری ہاؤس چوک گھنٹہ گھر امین پور بازار لائلپور

الفضل میں

اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

وقت کی پابند یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس عوام کی اپنی پسند

ٹائم ٹیبل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
روانگی از سرگودھا تا لاہور	۳-۳۰	۴-۲۰	۵-۳۰	۶-۲۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۲۰	۱۰-۲۰	۱۱-۳۰	۱۲-۱۵ بعد دوپہر	۱-۰۰	۱-۴۵	۲-۲۰	۳-۱۵	۴-۳۰	۵-۳۰
روانگی از لاہور تا سرگودھا	۳-۰۰	۳-۵۰	۴-۵۵	۵-۴۰	۶-۲۰	۷-۳۰	۸-۱۰	۹-۱۰	۱۰-۲۰	۱۱-۱۰	۱۲-۴۰ بعد دوپہر	۱-۳۰	۲-۳۰	۳-۱۰	۴-۲۰	۵-۵۰	۷-۲۰
روانگی از سرگودھا تا گوجرانوالہ	۴-۴۵	۹-۱۵															
روانگی از گوجرانوالہ تا سرگودھا	۹-۳۰	۲-۳۰															

ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے۔ آپ کی خدمت کے لئے تجربہ کار خوش اخلاق اسٹاف کی خدمات حاصل ہیں۔

(محمد علی ظفر برائے مینیجر)

ہمیشہ اپنی قابلِ اعتماد سروس پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ راہوں کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے

(مینیجر)

خوبصورت اور مضبوط امریکن دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔ دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں۔ دانتوں کی جملہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے ڈاکٹر شریف احمد براناڈہ چنیوٹ

ہمدردِ نسواں (رجسٹرڈ) مرض اٹھرا کی بے نظیر دوا دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس بیس ۲۰ روپے

کھول کے دیکھو دوستو اک مرغی خانہ

خلیل پولٹری فارم ربوہ سے سال میں ۲۵۰ سے بھی زائد انڈے دینے والی نسل کے ایک روزہ چوزے، تین ہفتہ کی پٹھیاں (۹۰ فیصد) حاصل کرنے کے لئے آرڈر بک کریں۔ ڈیڑھ سالہ مرغیاں، اور بٹھانے والے انڈے ہر وقت مل سکتے ہیں:-

۱- ریٹ ایک روزہ چوزے	۱۵۰-۰۰	روپے سینکڑہ
۲- ایک ہزار سے زائد آرڈر پر	۱۲۵-۰۰	روپے سینکڑہ
۳- تین ہفتہ کی پٹھیاں ۹۰٪	۴۵۰-۰۰	روپے سینکڑہ
۴- ڈیڑھ سالہ مرغی	۱۲-۰۰	روپے فی مرغی
۵- بٹھانے والے انڈے	۶-۰۰	روپے درجن

مینیجر خلیل پولٹری فارم ربوہ

خارش مرہم

خارش، دھدر، چنبل، اگزیما
جلدی بیماری کے لئے مجرب مرہم
قیمت :- دو روپے
تیار کردہ :- دواخانہ ہاضمون (رجسٹرڈ) ربوہ

نور کاجل

ربوہ کا مشہورِ عالم تحفہ

خریدتے وقت

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

ملاحظہ فرما لیا کریں۔

ملتے جلتے ناموں سے دھوکہ نہ کھائیں

مینیجر خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

اعلان گمشدہ

مابین اڈہ لاری اور تھانہ ربوہ ایک تھیلہ جس میں کاغذات زمین و پاسپورٹ شیخ محمد علی ابراہیم چوہڑ کانہ اور ایک گلاس ہے۔ جن صاحب کو ملا ہو خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ مہربانی ہوگی۔ (عبد الحفیظ۔ عارضی منزل ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱- خاکسار مدرسہ احمدیہ قادیان میں تعلیم حاصل کر رہا ہے دماغ کی کمزوری کی وجہ سے سخت پریشان ہوں، احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے امتحان میں کامیاب فرمائے۔ اور دماغی کمزوری کو دور فرمائے۔

(محمد عبد الحق، متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان)

۲- میرے چھوٹے لڑکے عزیز عاطف جمیل عمر ۲½ سال پر سائیکل گرنے سے اس کی بائیں ران کی ہڈی تقریباً ۱½ انچ ٹوٹ گئی ہے۔ پلستر وغیرہ ہو چکا ہے۔ احباب جماعت سے اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں

(رفیق احمد جمیل، گوجرانوالہ)

۳- میرے والد ڈاکٹر بشیر احمد صاحب کی آنکھ کا اپریشن ہو رہا ہے اپریشن کی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے (منیر مبارک خان ایڈووکیٹ بٹالہ کالونی۔ لائل پور)

۴- مکرم بابو رحمت اللہ صاحب آف لاہور بعارضہ بخار بیمار ہیں اور بہت پریشان ہیں احباب سے ان کی صحت یابی اور پریشانی سے نجات کے لئے دعا کی درخواست ہے (الٰہ دین خان موہنی جلقہ سرائے سلطان، جھگیاں ۸۹ لاہور)

۵- برادرم عبد الشکور اسلم ایم ایس سی مغربی افریقہ میں احمدیہ سکنڈری سکول بو میں تعلیمی خدمات کے سلسلہ میں تشریف لے گئے ہیں، عزیز موصوف کی صحت و سلامتی نیز وہاں پر جماعتی خدمات کے مواقع میسر آنے کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں مودبانہ التماس ہے۔ (محمد نواز مومن، دفتر الفضل ربوہ)

۶- خاکسار کی اہلیہ کے وفات پا جانے کے بعد مشکلات پیدا ہو گئی ہیں۔ احباب کرام سے مشکلوں سے نجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (نیاز قطب احمد۔ بٹ پٹاور)

۷- عرصہ تین سال سے ایک مقدمہ میں مبتلا ہوں، باعزت بریت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد ظہیر الدین احمد شیخوپورہ)

۸- میرے برادر نسبتی مرحوم کا مقدمہ قتل سیشن کورٹ میں چل رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ہماری حق رسی فرمائے۔ آمین۔
نور احمد مرتضیٰ۔ ربوہ

شقل اور ورسیم سے پھیلنے والا جانوروں کا مہلک
اپھارہ
"اکسیر اپھارہ" کے صرف ایک پیکٹ سے منٹوں میں غائب
تفصیلی لٹریچر بالکل مفت غیر مفید ثابت ہونے پر پوری قیمت واپس
فی پیکٹ ۱/- درجن پر ۳۳ فی صد کمیشن درجن سے کم خرچ بذمہ کمپنی
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کیمیکل ربوہ

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کیلئے
جڑاؤ و سادہ سیٹ
اور چاندی کے خوشنما ٹی سیٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز، دی مال لاہور فون نمبر ۲۶۲۳

امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ کیوں رکھا جائے؟

اس لئے کہ

- حضرت المصلح الموعودؓ کی جاری کردہ تحریک ہے۔
- امام وقت کی آواز پر لبیک کہنا ہم سب کا فرض ہے۔
- یہ ایک الہامی تحریک ہے
- امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی اور خدمت دین بھی،

مزید تفصیلات کے لئے افسر امانت تحریک جدید سے رجوع فرمائیے

قابل اعتماد سروس
سرگودھا سے سیالکوٹ
عباسیہ
ٹرانسپورٹ کمپنی
کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں

حب اٹھرا مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا فی تولہ ۲ روپے مکمل کورس گیارہ تولے ۲۰ روپے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ۔ بالمقابل ایوان محمود۔ ربوہ

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۲ر شہادت تا ۹ شہادت ۱۳۴۸ھ

۱۔ گزشتہ ہفتہ کے اوائل میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضور کے حرم محترم حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت ٹائیفائڈ کے احتیاطی ٹیکہ کے باعث کسی قدر ناساز رہی، اب طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ موصوفہ کی صحت و عافیت کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

۲۔ حضور ایدہ اللہ نے ۴ر شہادت (اپریل) کو مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے ان لوگوں کو جو ابھی تک قرآن مجید پڑھنا نہیں جانتے زیادہ منظم طریق پر قرآن مجید ناظرہ پڑھانے اور پھر ترجمہ اور تفسیر سکھانے کے سلسلہ میں موصی صاحبان انصار اللہ، خدام الاحمدیہ، اور لجنات اماء اللہ کو ان کی اہم ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی اور ان میں سے ہر ایک کو ان کے مفوضہ فرائض کے ضمن میں علیحدہ علیحدہ تفصیلی ہدایات سے نوازا۔ اس خطبہ کا مکمل متن اسی شمارہ میں ہدیہ قارئین ہے۔

۳۔ مکرم سلطان احمد صاحب اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے ۲۶ر مارچ ۱۹۶۹ء کو بیرون پاکستان جانے کے لئے ربوہ سے روانہ ہوئے۔ دفتر وکالت تبشیر کے سامنے آپ کو مکرم صدر عمومی صاحب وکلاء صاحبان اور کارکنان تحریک جدید نے سوا بارہ بجے پھولوں کے ہار پہنا کر اپنی دعاؤں سے الوداع کہا۔ دعا مکرم مولوی روشن دین صاحب نے کرائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حامی و ناصر ہو۔

۴۔ پاکستان کے مشہور عالم سائنسدان اور نظریاتی طبیعات کے بین الاقوامی مرکز واقعہ ٹریسٹ (اٹلی) کے ڈائریکٹر محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے والد بزرگوار حضرت چوہدری محمد حسین صاحب ۱۵ر شہادت ۱۳۴۸ ہش مطابق ۷ر اپریل ۱۹۶۹ء بروز دوشنبہ تین بجے علی الصبح کراچی میں بعمر قریباً ۸۰ سال وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ محترم ڈاکٹر صاحب موصوف اور آپ کے برادران، مرحوم کا جنازہ اسی شام بذریعہ ہوائی جہاز لاہور اور پھر وہاں سے بذریعہ ایمبولینس کار ربوہ لائے۔ دس بجے شب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں ربوہ کے مقامی احباب کے علاوہ جھنگ اور ملتان کے بعض احباب نے بھی شرکت کی۔ بعدہ جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر حضرت چوہدری صاحب مرحوم کی نعش کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی منظوری سے "مبشرین اسلام" کے قطعۂ خاص میں دفن کیا گیا۔ قبر پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے دعا کرائی۔ احباب جماعت حضرت چوہدری صاحب مرحوم کے درجات کی بلندی اور اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب عطا ہونے کے لئے دعا کریں۔

۵۔ نائیجیریا (مغربی افریقہ) سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے میڈیکل مشنری محترم کرنل ڈاکٹر محمد یوسف شاہ صاحب وہاں ۵ر اپریل ۱۹۶۹ء کو حرکت قلب بند ہونے سے بعمر ۶۰ سال وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔
محترم شاہ صاحب مرحوم ۱۹۶۱ء سے نائیجیریا کے دارالحکومت لیگوس میں احمدیہ ڈسپنسری کے انچارج تھے اور نہایت اخلاص، محنت اور جانفشانی سے خدمات بجا لا رہے تھے۔ آپ کی نعش بذریعہ ہوائی جہاز پاکستان لانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ احباب جماعت محترم شاہ صاحب مرحوم کے درجات کی بلندی اور اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب عطا ہونے کے لئے دعا کریں۔

دعائے مغفرت

میرا لڑکا آفتاب احمد ابن حکیم منظور احمد صاحب مرحوم جسونت ملہ ڈنگ

پاکستان کے مشہور عالم سائنسدان محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کی طرف سے

نظری طبیعات دانوں کیلئے باقاعدہ ایک ٹرسٹ کے قیام کا اعلان

ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمت میں روزنامہ امروز کا شاندار خراج تحسین!

پاکستان کے مشہور عالم سائنسدان، نظری طبیعات کے بین الاقوامی مرکز، ٹریسٹ (اٹلی) کے ڈائرکٹر محترم جناب پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو ایٹمی تحقیقات کے سلسلہ میں آپ کے گرانقدر کارناموں اور رفیع الشان خدمات کے اعتراف کے طور پر ۱۹۶۸ء میں تیس ہزار ڈالر کے "ایٹم برائے امن ایوارڈ" کا مستحق قرار دیا گیا تھا، آپ نے اُسی وقت اِس رقم کو پاکستان کے نظری طبیعات دانوں کو تحقیق و تدقیق کی سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے وقف کرنے کا اعلان فرمایا تھا۔ چنانچہ آپ کے اس جذبۂ ایثار کی دُنیا بھر میں بہت تعریف کی گئی تھی، اور آپ کو نہایت شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا گیا تھا۔ اب اخبارات میں یہ اطلاع شائع ہونے پر کہ محترم پروفیسر صاحب موصوف نے اس غرض کے پیش نظر باقاعدہ ایک ٹرسٹ قائم فرما دیا ہے روزنامہ "امروز" لاہور نے اپنی ۲۶ر مارچ ۱۹۶۹ء کی اشاعت میں "لائق تقلید مثال" کے زیر عنوان ایک اداریہ سپرد قلم کر کے آپ کی خدمت میں ایک بار پھر نہایت شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ اخبار مذکور کا یہ اداریہ من و عن ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے:-

لائقِ تقلید مثال

"نظری طبیعات کے بین الاقوامی مرکز (ٹریسٹ) کے ڈائریکٹر پروفیسر عبدالسلام نے پاکستانی طبیعات دانوں کے لئے ایک ٹرسٹ قائم کیا ہے، جس کی آمدنی ترقی پذیر ممالک، بالخصوص پاکستان کے نظری طبیعات دانوں کو ٹریسٹ میں تحقیق سے متعلق سہولتیں مہیا کرنے پر صرف ہوگی۔ ٹرسٹ کے لئے ابتدائی سرمایہ کے طور پر پروفیسر موصوف نے تیس ہزار ڈالر کی وہ رقم مختص کی ہے جو ۱۹۶۸ء میں انہیں "ایٹم برائے امن" کے انعام میں ملی تھی۔ اس کے ٹرسٹیوں میں عالمی شہرت کے سائنس دان شامل ہیں ——— اس ٹرسٹ کے بانی اور داعی، پروفیسر عبدالسلام طبیعات میں اپنی نظری مہارت کے اعتبار سے نہ صرف دُنیا کے چند گنے چنے سائنسدانوں میں شمار ہوتے ہیں بلکہ اپنی تحقیق اور سائنسی نظریات میں قابل قدر اضافوں کے سلسلے میں بے حد قدر و تکریم کی نگاہ سے بھی دیکھے جاتے ہیں۔ غرض پروفیسر صاحب نے جہاں سائنس کے فروغ و ترویج اور توسیع کے باب میں قابل قدر کردار ادا کر کے، سائنسی حلقوں میں ایک منفرد اور بلند مقام حاصل کر لیا ہے، وہاں وہ پاکستان کی سرفرازی کا بھی موجب ہوئے ہیں۔ وہ طبیعات میں اپنے ذاتی جوہر کے بلیغ اظہار پر ہی اکتفا کرتے جب بھی انکی تحریم و تکریم میں کمی نہ آتی۔ لیکن انہوں نے ایثار پیشگی کے باب میں بھی ایک روشن مثال قائم کی ہے، وہ رقم جو انہیں انعام میں ملی، انہوں نے اپنی آسودگی پر صرف کرنے کی بجائے ترقی پذیر ملکوں کے ذہین اور طباع طبیعات دانوں کو اپنی صلاحیتوں کے نکھارنے میں مدد دینے کی غرض سے وقف کر دی ——— دیکھا جائے تو اجتماعیت کا یہی شعور اور اس کا مؤثر اظہار ہی زندگی کے مختلف شعبوں کو سنوارنے اور انہیں نئی وسعتوں اور عظمتوں سے ہم کنار کرنے کا وسیلہ بنتا ہے۔ پروفیسر عبدالسلام خود سائنس کے فاضل ہیں۔ ان کا ایثار اور رہنمائی نظری طبیعات کی ترقی میں یقیناً قوت محرکہ ثابت ہوگی ہی اس سے بھی بڑھ کر انہوں نے جو مثال قائم کی وہ ہمارے یہاں کے اہل ثروت کو دعوت فکر و عمل بھی دے گی، ہم سائنسی علوم و فنون میں ابھی کتنے پیچھے ہیں، اور ہمیں اپنی پس ماندگی کو ختم کرنے کے لئے کیا کچھ کرنا ہے اس کی وضاحت کی چنداں ضرورت نہیں دیکھنا چاہیئے کہ پروفیسر عبدالسلام کی تقلید میں کون میدان عمل میں اترتا ہے اور کیا مثبت نتائج مرتب ہو پاتے ہیں" (امروز ۲۶ر مارچ ۱۹۶۹ء)

لاہور۔ ۲۹ر مارچ ۱۹۶۹ء کو وفات پاگیا ہے۔
اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ
احباب جماعت دعائے مغفرت فرمائیں،
والدہ آفتاب احمد لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲